درود شریف ایک اہم وظیفہ

مولانا محمد عبدالمبین نعمانی قادری

درود شریف ایک اہم وظیفہ

مولانا محمد عبدالمبین نعمانی قادری

درود شریف ایک بہترین وظیفہ ہے، جس کا فائدہ بندہ کو دنیا میں بھی حاصل ہوتا ہے اور آخرت میں بھی۔ نبی پاک صاحبِ لولاک ﷺ پر درود شریف اللہ تعالیٰ خود بھی بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی اور اس نے اپنے ایمان والے بندوں کو بھی درود و سلام کا حکم دیا ہے۔ اسی سے اس کی فضیلت واہمیت ثابت ہوتی ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝ (الاحزاب: ۳۳/۵۶)

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں غیب بتانے والے (نبی) پر۔ اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔ (کنزالایمان)

احادیث کریمہ میں بھی اس کے بے شمار فضائل مروی ہیں۔

حضرت آدم ابوالبشر علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ حوا کا مہر یہ ہے کہ تو محمد ﷺ پر دس بار درود بھیجے۔

حضرت عزت جل وعلا کے حکم سے ستر ہزار فرشتے صبح اور ستر ہزار شام قبرِ پاک حضور پر حاضر ہو کر درود پڑھتے ہیں، اور پھر دنیا بھر کے مسلمان امرِ الٰہی کو بجالا کر صبح وشام، دن رات، حتیٰ کہ اہم العبادات وافضل الطاعات نماز میں بھی پیارے آقا ﷺ کی بارگاہ میں درود و سلام بھیجتے ہی رہتے ہیں۔ کوئی لمحہ، کوئی ساعت سرکار پر درود وسلام سے خالی نہیں، یہ ہے "وَ رَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ" (اور ہم نے تمھارے لیے تمھارا ذکر بلند کر دیا۔) (الم نشرح ۹۴/۴) کا جلوہ، یہ شرف، یہ عزت نہ دنیا میں کسی کو ملی نہ قیامت تک کسی کے نصیب میں آئے۔

والدِ گرامی اعلیٰ حضرت، عمدۃ المحققین حضرت علامہ مفتی نقی علی خاں قادری برکاتی بریلوی قدس سرہٗ اس آیتِ درود میں ایک نکتہ ارشاد فرماتے ہیں:

"اس جگہ ایک عمدہ نکتہ فقیر کے ذہنِ ناقص میں گزرتا ہے کہ امر بصلوٰۃ وسلام باب تفعیل سے کہ خاصہ اس کا تکثیر ہے، وارد ہوا تا (کہ) تکثیر صلوٰۃ و سلام (صلوٰۃ و سلام کی کثرت) پر دلالت کرے۔ واللہ اعلم۔" (تفسیر الم نشرح، ص: ۲۲۴۔ رضوی کتاب گھر، دہلی)

احادیث میں بھی تکثیر صلوٰۃ کی ترغیب آئی ہے، بالخصوص جمعہ مبارکہ کی شب اور دن میں۔

درود شریف کے فضائل بہ کثرت احادیث میں آئے ہیں، جو فضائل درود وسلام کی کتابوں میں منقول ہیں، یہاں ان کو نقل کرنا مقصود نہیں، البتہ چند فوائد جو احادیث سے مستنبط ہیں اور بزرگانِ سلف کے اقوال سے ماخوذ ہیں، ایک نظر ان پر ڈال لینا بالیدگیِ ایمان کا موجب ہے۔

(۱)- بکثرت درود و سلام پڑھنا سرکارِ دوعالم ﷺ کی زیارت کا باعث ہوتا ہے، مگر درمیان قراءتِ درود یہ نیت ہرگز نہ کرے کہ زیارت ہو ہی جائے گی۔ کیوں کہ یہ ان کا کرم ہے، جس پر فرمادیں، ان کے احسانات تو یوں ہی ہم پر اس قدر ہیں کہ ان کا بدلہ دے ہی نہیں سکتے، لہٰذا ان کی بارگاہ سے دیدار کی خواہش بھی ایک گونا ادب کے خلاف معلوم ہوتی ہے، پھر یہ کہ غلام آقا کو زحمت کس منہ سے دیتا ہے۔

(۲)- درود وسلام اس وقت مرشد کا کام کرتا ہے جب جامع شرائط مرشد نہ ملے، بلکہ مرشد مل جائے جب بھی درود و سلام کی کثرت کرنی چاہیے، کہ فیضانِ مرشد میں اضافہ ہوتا رہے اور مرشدانِ طریقت کی روحانیت متوجہ رہے۔

(۳)- درود وسلام کی کثرت سے سرکار گرامی وقار ﷺ کی روحانی صحبت میسر ہوا کرتی ہے اور جب درود پڑھنے والا سرکار کے تصور میں غرق ہو جاتا ہے تو آقا کی نظرِ کرم ہو ہی جاتی ہے اور ایک مومن کی معراج ہی ہے کہ سرکارِ دوعالم ﷺ اس کی طرف توجہ فرمادیں۔

(۴)- کوئی حاجت یا مشکل درپیش ہو تو درود شریف کی کثرت حاجت براری اور مشکل سے نجات دلاتی ہے۔

(۵)- شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہٗ اپنے شیخ قطبِ وقت حضرت عبدالوہاب متقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول ذکر کرتے ہیں کہ ......جب صلوٰۃ وسلام پڑھے تو جانے کہ فضل ورحمت کے کس کس دریا میں تیرتا ہے اور کس کس جگہ غوطہ لگاتا ہے۔ جب اللّٰھم کا ورد کیا تو رحمتِ الٰہی کے دریا میں غوطہ ہو گیا۔ اور فرمایا کہ حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ

عنہ کا فرمان ہے کہ جب بندہ اللّٰھم پکارتا ہے تو گویا وہ تمام اسمائے الٰہی کو یاد کر لیتا ہے۔ اور صل علیٰ سیدنا محمد کہتے وقت وہ حضور اکرم ﷺ کے فضل و کرم کے دریا میں غوطہ لگانا شروع کر دیتا ہے اور اس کے بعد جب وعلیٰ آلہ و صحبہ کہتا ہے تو ان پاکانِ امت کے فضائل وکمالات اور ان کے فیوض و برکات کے دریا میں مستغرق ہو جاتا ہے۔ ان لامتناہی سمندروں میں شناوری اور غوطہ زنی کے بعد وہاں سے محروم و مایوس نکل آنا ناممکن ہے۔ (ہاں خلوص و محبت شرط ہے)

(۶)۔ حج کے دوران بھی تلبیہ کے بعد کثرت سے درود و سلام پڑھے بالخصوص مکہ معظّمہ سے مدینہ منورہ کا سفر ہو تو درود و سلام کا ورد ہو۔ حضرت شیخ محقق فرماتے ہیں کہ جس وقت مجھ کو میرے شیخ حضرت عبدالوہاب متقی علیہ الرحمہ نے دیارِ محبوب کی جانب روانہ کیا تو فرمایا: یاد رکھنا اس سفر کے دوران فرائض کی ادائیگی کے بعد رسول اللہ ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں صلوٰۃ و سلام بھیجنے سے افضل اور بزرگ تر دوسری عبادت نہیں۔ جب میں نے ان سے اس کی تعداد پوچھی تو ارشاد فرمایا! کہ یہاں پر کوئی تعداد متعین نہیں ہے جتنا زیادہ ہو سکے اتنا ہی پڑھو، اس کے ساتھ رطب اللسان رہو، اور اس کے رنگ میں رنگ جاؤ۔ اس وقت کے علاوہ دوسرے اوقات میں وہ تلقین کیا کرتے تھے کہ ہر روز باقاعدہ ہزار بار سے کم درود شریف متعین نہ کرنا چاہیے۔ اور اگر اس قدر نہ ہو سکے تو پانچ سو بار تو ضرور ہونا چاہیے اور آسانی اس میں ہے کہ ہر نماز کے بعد ایک سو بار پڑھ لے، اور تین سو بار سے کم تو وہ بالکل تجویز نہ کرتے تھے اور فرماتے، رات کو سونے سے قبل بھی اپنا وقت صلوٰۃ و سلام سے خالی نہ رکھے۔ (مدارج النبوۃ، جلد اول)

(۷)۔ درود شریف کے عظیم و جلیل فوائد میں سے یہ بھی ہے کہ اس کے ذریعہ امت کو رسولِ پاک ﷺ کی بارگاہ میں رسائی حاصل ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جس وقت مجھ پر کوئی شخص سلام بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ میری روح لوٹا دیتا ہے اور میں اس شخص کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔

(۸)۔ درود شریف کے اعزاز اور رسولِ پاک ﷺ کی تعظیم کی خاطر اللہ تعالیٰ نے مقرب فرشتے مقرر فرمائے ہیں جو کہ زمین پر گشت لگاتے ہیں اور جہاں کہیں سرکار ﷺ پر درود و سلام پڑھنے والے ملتے ہیں ان سے قریب ہو جاتے ہیں اور ان کے درود و سلام کو حضور اکرم ﷺ کی بارگاہِ بے کس پناہ میں پیش کر دیتے ہیں، اس میں درود پڑھنے والے کا بھی کتنا اعزاز ہے کہ اللہ کے فرشتے اس کا اور اس کے والد کا نام لے کر اس کا درود آقا ﷺ کی مقدس بارگاہ میں پیش کرتے ہیں۔ بندۂ مومن غور کرے تو اس کی خوشی کی انتہا نہیں رہنی چاہیے۔

(۹)۔ حضرت شیخ مدارج میں فرماتے ہیں: درود و سلام کا ثواب دس غلام آزاد کرنے یا کرانے اور دس جہاد فی سبیل اللہ میں شرکت کے برابر ہے۔

(۱۰)۔ درود پڑھنے والا سرکارِ اقدس ﷺ کی شفاعت و شہادت کا مستحق ہو جاتا ہے۔

(۱۱)۔ درودِ پاک گناہوں کا کفارہ ہے اور آئندہ گناہوں سے بچنے کا قوی ذریعہ بھی۔

(۱۲)۔ فرائض کی ادائیگی میں کوتاہی ہو تو یہ اس کا کفارہ ہو جاتا ہے۔

(۱۴)۔ یہ امراض سے شفایابی کا ذریعہ ہے۔

(۱۵)۔ کثرت سے درود شریف پڑھنا بھوک اور افلاس سے نجات دینے والا ہے۔

(۱۶)۔ کسی پر غلط تہمت لگا دی گئی ہو تو درود شریف کی کثرت کرے نجات ملے گی، انشاء اللہ تعالیٰ۔

(۱۷)۔ بندے کا درود پڑھنا، رب العالمین جل و علا اور اس کے مقرب فرشتوں کے درود سے موافقت کرنا ہے، جو بندے کے لیے بہت بڑی سعادت ہے۔

(۱۸)۔ درود شریف سے قلب پاک اور صاف ہوتا ہے، درود شریف سے اور بھی مندرجہ ذیل فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

(۱۹)۔ قیامت کی ہولناکیوں سے چھٹکارا پانا۔

(۲۰)۔ قیامت کے دن سرکارِ دوعالم ﷺ کا قرب نصیب ہونا۔

(۲۱)۔ سکراتِ موت (جاں کنی) کے وقت آسانی ہونا۔

(۲۲)۔ بھولی ہوئی چیز کا یاد آ جانا۔

(۲۳)۔ جس مجلس میں درود شریف پڑھا جاتا ہے، وہ مجلس پاکیزہ اور خوشگوار ہو جاتی ہے۔

(۲۴)۔ غصے کے وقت پڑھنے سے غصے کا فرو ہونا۔

(۲۵)۔ پل صراط سے بہ آسانی گزر جانا۔

(۲۶)۔ حضور اقدس ﷺ کی محبت کا راسخ ہو جانا۔

(۲۷)۔ سرکارِ دوعالم ﷺ کی طرف سے سلام کا جواب ملنا

جو فی الحقیقت بہت بڑی سعادت اور خوش نصیبی ہے۔

(۲۹)- قیامت کے دن درود پڑھنے والا عرشِ الٰہی کے سائے میں رہے گا۔

(۳۰)- ملائکہ کا درود پڑھنے والے کے لیے استغفار کرنا۔

(۳۱)- درود شریف میں سرکار اقدس ﷺ کے نامِ پاک کے ساتھ اللہ عز وجل کا بھی ذکر ہوجاتا ہے۔ اس طرح درود پڑھنے والا ذکرِ الٰہی کے فضائل و برکات بھی حاصل کر لیتا ہے اور ذکر کا ایک فائدہ یہ ہے کہ "انا جلیس من ذکرنی" (جو میرا ذکر کرتا ہے میں اس کا ہم نشیں ہوجاتا ہوں۔)

(۳۲)- درود شریف کے طفیل گناہوں کا پلڑا ہلکا اور نیکیوں کا پلڑا بھاری ہوجائے گا۔

(۳۳)- جو کوئی درود شریف کا کوئی صیغہ کسی کتاب یا تختی پر لکھ دیتا ہے جب تک وہ درود اس پر لکھتا رہتا ہے اسے پڑھنے کا ثواب ملتا رہتا ہے، اور فرشتے برابر اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں۔

(۳۴)- جس محفل کے اول و آخر درود شریف پڑھ لیا جاتا ہے اس میں ہونے والے گناہِ صغیرہ معاف ہوجاتے ہیں۔

(۳۵)- درود و سلام سے نماز قبولیت کا شرف پاتی ہے، جب کہ دیگر شرائط و ارکان کی ادائیگی کا لحاظ کیا جائے۔

(۳۶)- جو جس قدر زیادہ درود شریف کا ورد کرے گا، قیامت کے دن سرکار ﷺ سے اتنا ہی قریب ہوگا۔

(۳۷)- جمعہ مبارکہ ہفتے کی عید ہے۔ اس مبارک دن میں درود شریف کی کثرت کا حکم ہے، لہٰذا اس روز عام دنوں سے کچھ زیادہ درود شریف پڑھے کہ مزید برکات وحسنات کا حصول ہو۔

(۳۸)- سب سے بڑا اور عظیم تر فائدہ درود شریف کا یہ ہے کہ اللہ کو محبوب ہے کہ اس کے نبی پر درود پڑھا جائے، بلکہ اس کا حکم، لہٰذا درود پڑھنا اللہ تعالیٰ کے حکم پر چلنا اور اس کی رضا و خوش نودی حاصل کرنا ہے۔ اور اللہ کی رضا ہی میں ہمارے لیے سب سے بڑی کامیابی ہے۔

(۳۹)- دود شریف پڑھنے والے کو قیامت کے دن عرش کے سائے میں جگہ ملے گی، جب کہ کوئی اور سایہ نہ ہوگا۔

(۴۰)- درود شریف صدقہ کے قائم مقام ہے۔

(۴۱)- درود شریف پڑھنے والا جنت کے راستے پر چلنے والا ہوتا ہے۔

(۴۲)- حضور اقدس ﷺ کا نامِ پاک سن کر درود شریف نہ پڑھنا بخیلی ہے، لہٰذا اس کو ہرگز ترک نہ کرے۔

ایک بحث یہ آتی ہے کہ درود شریف کس کس صیغے کے ساتھ پڑھا جاسکتا ہے۔ اس سلسلے میں عرض ہے کہ فقہا و محدثین نے کہیں درود شریف کے الفاظ خاص نہیں کیے ہیں کہ یہی الفاظ درود میں ہوں دوسرے نہ ہوں۔ اور نہ ہی کسی حدیث میں حضور ﷺ نے کسی خاص صیغے کی تخصیص کی ہے۔ قرآن پاک اور احادیث کریمہ میں درودِ پاک کا ذکر مطلق آیا ہے۔ اور جو الفاظ بعض روایات میں آئے ہیں وہ یقیناً بابرکت ہیں، لیکن ان کی وجہ سے کسی خاص درود کو ناجائز یا بدعت نہیں کہا جاسکتا۔ یہی وجہ ہے کہ امت میں ہمیشہ سے ائمہ و اکابر اور عام مومنین اپنے اپنے طور پر درود شریف کے صیغے ترتیب دیتے رہے ہیں اور اپنے اپنے تجربے کی بنیاد پر ان کے فوائد بھی بیان کرتے رہے ہیں۔ مصنفین کتب بھی اپنی اپنی تصانیف کے آغاز و انجام میں درود شریف لکھتے آرہے ہیں۔ ان میں کسی نے حدیث کے الفاظ کو لازم نہیں قرار دیا ہے۔ ہاں وہ الفاظ اور صیغے ضرور متبرک اور لائقِ اعزاز ہیں جو سرکار ﷺ کی زبانِ فیض ترجمان سے نکلے ہیں، اور ان میں وہ درودِ پاک سب سے افضل ہے جو نماز میں پڑھا جاتا ہے۔ لیکن اس کے علاوہ دیگر صیغوں کی ممانعت کہیں نہیں آئی ہے۔ دوسرے صیغوں کو ناجائز بتانا، یہ سراسر جہالت اور گمراہی ہے۔ جس کی دلیل نہ قرآن سے مل سکتی ہے نہ حدیثِ رسول سے۔

درود شریف کے صیغوں میں دلائل الخیرات شریف بڑی مقبول و متبرک کتاب ہے۔ جسے حضرت شیخ سلیمان جزولی رحمۃ اللہ علیہ نے ترتیب دیا ہے۔ اور پورے عالمِ اسلام میں اس کا ورد و وظیفہ جاری ہے۔ علمائے اسلام کے نزدیک اس مجموعے کو جو مقبولیت حاصل ہے کسی اور مجموعۂ درود کو حاصل نہیں۔

اسی طرح درود شریف کے صیغوں میں درود اکبر ہے، درود ناریہ ہے، درودِ تنجینا ہے اور انھیں میں ایک صیغہ درودِ تاج بھی ہے۔ جو شہرت و مقبولیت کے بامِ عروج پر پہنچا ہوا ہے اور حلِ مشکلات کے لیے اس کا ورد مجربات سے ہے۔ اہلِ ایمان بڑے ذوق وشوق سے تنہائی اور محافل میں اس کو پڑھتے سنتے اور سناتے ہیں۔ اس میں سرکارِ دوعالم مختارِ مکرم ﷺ کے لیے دافع البلاء والوباء کا لفظ آیا ہے۔ بس اسے دیکھ کر بعض لوگوں کے سر میں درد پیدا ہوگیا.....

......اور انھیں شرک شرک کا آزار ستانے لگا۔ یہ لوگ شرک کی صحیح تعریف تو جانتے نہیں، بس صحیح العقیدہ مسلمانوں کو مشرک ثابت کرنے کی مہم چھیڑ دیتے ہیں۔ اس لیے ضرورت تھی کہ اس غلط شرکیہ فتوے کا جائزہ لیا جاتا اور جو لوگ شک وشبہہ کے شکار ہیں یا معاندانہ روش پر کار بند ہیں ان کو اچھی طرح مسئلے کو سمجھا دیا جاتا۔ اس سلسلے میں پورے ایک سو کیس قال قبل بارہ ہندوراؤ دہلی سے مولوی کرامت اللہ خان صاحب (خلیفہ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی) نے ایک استفتا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ کی خدمت میں پیش کیا اور زید وعمر کرکے سوال قائم کیا اور معترضین کے اعتراضات کو سامنے رکھا اور مختصر طور پر خود بھی جواب دیتے گئے۔ جس پر اعلیٰ حضرت نے قلم اٹھایا اور ساٹھ آیاتِ قرآنیہ اور تین سو احادیث سے ثابت کیا کہ نبی پاک ﷺ واقعی دافعِ بلا ہیں۔ اللہ نے انھیں دفعِ بلا کے اختیارات سے نوازا ہے، لہٰذا اس کو کسی طرح شرک سے واسطہ نہیں۔ جو لوگ شرک سمجھتے ہیں وہ سخت غلطی اور صریح گمراہی میں ہیں۔ یہ ایمان افروز جواب تقریباً تین سو صفحات پر مشتمل اعلیٰ حضرت کی کتاب "الامن والعلیٰ لناعتی المصطفیٰ بدافع البلاء" (۱۳۱۱ھ) کے نام سے مارکیٹ میں دستیاب ہے۔ تخریج حوالہ جات کے ساتھ عربی میں بھی یہ کتاب مرکز برکاتِ رضا پور بندر گجرات سے شائع ہوگئی ہے۔ مترجم ہیں حضرت مولانا محمد اسحاق مصباحی رام پوری۔

یوں ہی ایک مرتبہ کسی شخص نے درودِ تاج کے الفاظ پر اعتراضات کیے اور یہ کہا کہ اس میں عربی کے لحاظ سے غلطیاں ہیں، اس کے جواب میں غزالیِ دوراں حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی علیہ الرحمہ نے قلم اٹھایا اور "درودِ تاج پر اعتراضات کے تحقیقی جوابات" کے نام سے ایک مبسوط رسالہ قلم بند فرمادیا، جو تقریباً ڈیڑھ سو صفحات پر مشتمل ہے۔ جس میں غزالیِ دوراں نے درودِ تاج پر کیے جانے والے تمام اعتراضات کے مدلل، مسکت اور تحقیقی جوابات دیے۔ یہ کتاب بھی مکتبہ جامِ نور مٹیا محل دہلی سے چھپ کر شائع ہوچکی ہے اور قابلِ مطالعہ ہے۔ ☆☆☆

یہ مضمون ماہنامہ اشرفیہ،مبارکپور سے لیا گیا ہے (دسمبر 2012)